ڈپٹی نذیر احمد

(1831 – 1912)

ڈپٹی نذیر احمد اُتّر پردیش کے ضلع بجنور، تحصیل نگینہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں ریہڑ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ نذیر احمد کی ابتدائی تعلیم بجنور، مظفّر نگر اور دہلی میں ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم دلّی کالج میں ہوئی جو اب ذاکر حسین کالج کے نام سے مشہور ہے۔

1854 میں تعلیم سے فراغت کے بعد انھوں نے پنجاب کے ایک مدرسے میں مدرّسی کا پیشہ اختیار کیا۔ انگریز حکومت نے ان کی خدمات کے اعتراف میں انھیں 'شمس العلما' کا خطاب دیا۔ 1902 میں ایڈنبرا یونیورسٹی نے ایل ایل۔ ڈی کی ڈگری تفویض کی۔

ڈپٹی نذیر احمد ترجمہ نگار، ادیب، ناول نگار اور مقرّر بھی تھے۔ اردو ادب میں ان کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ وہ اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ ''مراۃ العروس''، ''بنات النّعش''، ''توبتہ النّصوح'' اور ''ابن الوقت'' ان کے اہم ناول ہیں۔ ان کے ناول حقیقت پسندی، اخلاقی تربیت اور دلچسپ کرداروں سے بھرپور ہیں۔ لہجہ پُر جوش اور اثر انگیز ہے۔

وقت

دنیا میں ہر چیز کی کچھ نہ کچھ تلافی ہے۔ مگر نہیں ہے تو وقت کی۔ جو گھڑی گُزر گئی وہ کسی طرح تمھارے قابو میں نہیں آسکتی اور وقت کے گزر جانے پر غور کریں تو اسے کسی چیز کے ساتھ تشبیہہ نہیں دی جاسکتی۔ وقت ریل سے زیادہ تیز ہے، ہوا سے بڑھ کر اُڑنے والا، بجلی سے سوا بھاگنے والا اور دبے پاؤں نکلا جاتا ہے کہ خبر نہیں ہوتی۔ صبح ہوئی، سوکر اُٹھے جب تک معمولی ضرورتوں سے فراغت حاصل کرو، ذرا ناشتہ وغیرہ کھاؤ پیو، پھر دن چڑھ آیا۔ پھر گھڑی دو گھڑی اِدھر اُدھر اٹھے بیٹھے، گپ شپ اڑائی تو دس بجنے کو آئے۔ مدرسہ جانے کو دیر ہوتی ہے۔ جلد کھایا پیا، مدرسے گئے۔ وہاں دوستوں سے ہنسی مذاق کرتے رہے۔ استاد کی تاکید سے دو ایک مرتبہ

بُری بھلی طرح سبق پڑھا، چلو شام ہوئی۔ دن رخصت ہوا، گھر آئے تو پھر کھانے کو سوجھی، کھانا کھانے سے کسل پیدا ہوا، ذرا لیٹے تو پھر صبح موجود۔ کام تو کچھ بھی نہ ہوا، لیکن چوبیس گھنٹے گزرتے ہوئے معلوم نہ ہوئے اور ایک چوبیس گھنٹے کیا، ایسے ایسے صدہا ہزاروں چوبیس گھنٹے اسی طرح گزر جاتے ہیں۔ بیت:

صُبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عُمر یُوں ہی تمام ہوتی ہے

جب وقت کی بے ثباتی کا یہ حال ہے اور جو وقت گزرا وہ ہمارے اختیار سے باہر ہوا تو نہایت ضروری ہے کہ وقت پر ہمارا اختیار ہو۔ اس کو ضائع نہ ہونے دیں۔ یہی وقت ہے کہ سونے اور کھیلنے میں گذر جاتا ہے اور آدمی کو سُست اور غبی، رسوا اور خوار اور محتاج اور طرح طرح کے امراض میں مبتلا اور بداخلاقیوں میں گرفتار کر دیتا ہے۔

یہی وقت ہے کہ اگر اس کو اچھے شغل، اچھے کام، اچھّی بات میں لگایا جائے تو انسان کو عالم، فاضل، لائق، ہنرمند، نام ور، محترم، نیک ہر دل عزیز بنا کر طرح طرح کی خوبیوں اور بھلائیوں سے آراستہ کر سکتا ہے۔

اے لڑکو! یہ فراغت کا وقت جو تم کو اب میسّر ہے بس غنیمت سمجھو۔ اب نہ تم کو کھانے کی فکر ہے نہ کپڑے کا سوچ۔ جو کچھ تم سے سیکھتے اور حاصل کرتے بن پڑے لگ لپٹ کر جلد سیکھ سا کھ لو کہ آئندہ تمھارے کام آئے۔ ورنہ پھر کہاں تم اور کہاں یہ فراغت۔ اس وقت تم سر پر ہاتھ رکھ کر روؤ گے اور رونا کچھ سود مند نہ ہوگا۔ بہت پچھتاؤ گے اور پچھتانا کچھ فائدہ نہ بخشے گا۔ بہت افسوس کرو گے اور افسوس سے کچھ نہ ہوگا۔ یہ وقت جو تم کو اب حاصل ہے اُن وقتوں کی مانند نہیں، جو جوانی اور پیری میں تم کو آئندہ پیش آئیں گے۔ لڑکپن کا وقت جوتنے اور بونے کا وقت ہے اور جوانی اور پیری کا وقت کاٹنے اور گاہنے کا۔ اگر اس وقت میں تم کچھ جوت بو رکھو گے تو جوانی اور پیری دونوں میں کاٹ سکو گے۔ اِس وقت کو اس طرح صَرف کرو کہ جوانی اور پیری دونوں میں آرام آسائش سے رہو اور چاہو تو اس وقت کو ایسا اکارت کرو کہ جوانی بھی خراب ہو اور پیری بھی برباد ہو۔ ایک وقت وہ آ رہا ہے کہ تم فرصت کو ڈھونڈو گے اور فرصت کا پتہ نہ پاؤ گے اور فراغت کی تلاش کرو گے اور فراغت کا سُراغ نہ ملے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا کہ دنیا کا بار تمھاری پیٹھ پر لدا ہوگا۔ خانہ داری کے بکھیڑوں میں تم اس طرح پھنسے ہوگے جس طرح دَلدل میں گدھا۔ ایک طرف تو فکرِ معاش تم کو سر کھُجانے کی مہلت نہ دے گی اور دوسری طرف انتظامِ تعلقات تم کو دم نہ لینے دے گا۔ اس وقت کسبِ کمال کا کیا مذکور، اگر حواس بجا رکھ کر ان ہی کاموں سے عہدہ برآ ہو جاؤ تو صد آفریں۔

بس یہ خیال ہرگز اپنے دل میں مت آنے دو کہ ابھی سیکھنے کا بہت وقت آ رہا ہے۔ ایسی کیا بھاگڑ مچی ہے کہ رات دن لکھنے

پڑھنے کے پیچھے مر مٹے۔ اگلا حال کچھ کسی کو معلوم نہیں۔ کون جانے کہ تندرستی رہے نہ رہے۔ زمانہ فرصت دے یا نہ دے۔ یہ سب سامان جواب میسّر ہیں، میسّر ہوں یا نہ ہوں۔ بے شک وقت کی قدر و قیمت اور اس کی بھاگا بھاگ تو یہ چاہتی ہے کہ تم خواب و خور اپنے او پر حرام کر کے رات دن کتاب پر سے سر نہ اٹھاؤ۔ لیکن انسان کی طبیعت کو خُدا نے تازگی پسند بنایا ہے۔ کیسا ہی کوئی دل چسپ شغل ہو ایک عرصے کے بعد ضرور اس سے جی گھبرا اُٹھتا ہے اور طبیعت اُکتانے لگتی ہے اور اگر طبیعت کو مجبور کر کے اس کام پر لگائے رہو تو وہ کام بھی اچھّی طرح نہیں ہوتا اور حواس بھی کُند ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے مناسب ہے کہ کتاب کا مطالعہ ایسے اعتدال کے ساتھ جاری رکھو کہ تندرستی کو خلل نہ پہنچے اور ہمیشہ چند قسم کا شغل رکھو۔ مثلاً نظم و نثر، تاریخ و جغرافیہ اور حساب ایک ساتھ پڑھو۔ جب نثر سے طبیعت ملول ہوئی نظم دیکھنے لگے۔ تھوڑی دیر تاریخ پڑھی۔ کچھ دیر جغرافیہ کی سیر کی، پھر حساب میں طبع آزمائی کی۔ ان سب سے گھبرائے تو کچھ لکھنے بیٹھ گئے۔ جب رات کو سونے لگو تو ضرور سوچو کہ آج ہم نے کون سی نئی بات حاصل کی۔ اگر معلوم ہو کہ آج کچھ نہیں سیکھا تو جانو کہ دن رائیگاں گیا اور اس نقصان کی تلافی اپنے ذمّے لازم سمجھو۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے کہ جس کے دو دن برابر ہوں یعنی ایک شخص جیسا کل تھا آج بھی ویسا ہی رہے اور اپنی حالتِ دیروزہ میں ترقی نہ کرے تو وہ خسارے میں ہے۔

(ڈپٹی نذیر احمد)

مشق

- **معنی یاد کیجیے:**

تلافی	:	نقصان کی بھرپائی
تشبیہہ دینا	:	ایک چیز کو دوسری چیز کی طرح بتانا
تاکید	:	زور ڈالنا
غبی	:	کُند ذہن

کسل	:	سُستی
سُراغ	:	پتہ، نشان
فکرِ معاش	:	روزی کی فکر
صد آفریں	:	بہت بہت شاباشی
خواب و خور حرام کرنا	:	کھانا پینا، سونا مشکل ہو جانا
اعتدال	:	نہ کم ہونا نہ زیادہ ہونا، بیچ کا راستہ
ملول ہونا	:	اکتا جانا
طبع آزمائی کرنا	:	کوشش کرنا
دیروزہ	:	گذشتہ کل
صدہا	:	سیکڑوں
بے ثباتی	:	ٹھہراؤ نہ ہونا، قائم نہ رہنا، مٹ جانا
خوار	:	ذلیل
مبتلا	:	پھنسا ہوا
شغل	:	مشغلہ، مصروفیت
ہر دل عزیز	:	سب کا پیارا
سود مند	:	فائدہ مند
فراغت	:	فرصت
گاہنا	:	اناج پر بیلوں کو پھرانا تاکہ بھُس الگ اور اناج الگ ہو کر صاف ہو جائے
صَرف کرنا	:	خرچ کرنا
بار	:	بوجھ
کسب	:	حاصل کرنا
مذکور	:	جس کا ذکر کیا گیا
حواس	:	ہوش

عہدہ برآ ہونا	:	ذمّے داری پوری کرنا
رائگاں	:	بے کار
لازم	:	ضروری

غور کیجیے:

☆ زندگی میں کامیابی کا دارومدار وقت کے صحیح استعمال پر ہے۔

سوچیے اور بتایئے:

1۔ دنیا میں وقت کی تلافی کیوں ممکن نہیں ہے؟
2۔ وقت ضائع کرنے سے انسان کس قسم کے حالات سے دوچار ہوسکتا ہے؟
3۔ وقت کے صحیح استعمال سے انسان میں کیا خوبیاں پیدا ہوتی ہیں؟

خالی جگہوں کو بھریے:

صبح .... شام ہوتی ہے
عمر .... تمام ہوتی ہے

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے۔

پیری جاہل لائق سُست بھلائی خسارہ

عملی کام:

☆ اس سبق کو پڑھنے کے بعد آپ صبح سے شام تک اپنا وقت کیسے گذاریں گے؟ لکھیے۔